جناب جسٹس ایس ۔ اے رحمٰن

تری آواز مکّے اور مدینے

وہ دن جو آسماں سے ہم نے چھینے — انھیں اپنا لیا خود زندگی نے
بدلتے دیکھ کر مَردوں کے تیور — بدل جاتے ہیں فطرت کے قرینے
جو کرلیں عزمِ منزل، اہلِ ہمّت — جلا دیتے ہیں ساحل پر سفینے
ہے پیاسی کشتِ فطرت، ابنِ آدم — تری توفیق، آنسو یا پسینے
نہ تھا وہ ذہنِ شیطاں میں بھی شاید — کیا جو آدمی سے آدمی نے
اُدھر ہیں بے نیازی ہائے سنگیں — اِدھر ہیں آرزو کے آبگینے
خوشی کے دن گزرتے ہیں پلوں میں — جو ہو غم پَل میں بھی لگتے ہیں مہینے
دلِ ناکام ہے ناکام، لیکن — دیا کچھ ساتھ اپنا تو اسی نے
نشاطِ غم کبھی گل کار آیا — کبھی نشتر طرازی کی خوشی نے
فلک رس فکر کا طائر ہے پھر کیا — جو سوز و ساز سے خالی ہیں سینے

مرے اشعار سُن کر رِند بولے
"تری آواز مکّے اور مدینے"